کیا ناصبیب کا وجود نہیں ہے؟

از قلم: شبیر احمد راج محلی

ناشر ابوالفیض راج محل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کیا ناصبیت کا وجود نہیں ہے؟

از قلم
مولانا شبیر احمد راج محلی

ناشر
جناب ابو الفیض راج محلی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ: اکابرین اہل سنت وجماعت برسوں سے اپنی کتابوں میں روافض ونواصب کا رد فرماتے آئیں ہیں اور ہم اصاغرین اہل سنت وجماعت کو درس دیتے رہے ہیں کہ روافض ونواصب ہر دو فرقہ باطل ہے اور انکی تعلیمات وتفہیمات زہر قاتل ہے ان سے تعلقات و روابط ایمانی کمزوری کی دلیل ہی نہیں بلکہ سراپا بے ایمان ہونے کا خطرہ ہے، مگر موجودہ وقت کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ روافض کے متعلق جو سبق ہمیں اکابرین نے پڑھایا تھا وہ تو ہمیں یاد ہے لیکن نواصب کے متعلق سبق ہم میں سے کچھ لوگ بھولتے جارہے ہیں تبھی آج یہ دیکھا جارہا ہے کہ کچھ افرادِ اہل سنت نادانستہ طور پر نواصب کا کلیتاً انکار ہی کرتے نظر آرہے ہیں کچھ حضرات تو یہاں تک کہتے ، لکھتے نظر آرہے ہیں کہ **ناصبیت کوئی شئ نہیں کچھ کہتے ہیں ناصبیت کا وجود ہی نہیں۔**

جبکہ حقیقت اسکے برعکس ہے، کیوں کہ جس طرح روافض کا وجود ایک مسلم حقیقت ہے اسی طرح نواصب کا وجود بھی ایک مسلم حقیقت ہے اور جس طرح فی زمانہ روافض موجود ہیں اسی طرح فی زمانہ نواصب بھی موجود ہیں، ہاں ایک بات ضرور ہے زمانہ موجودہ کے روافض کی شناخت ماضی کے روافض کی طرح تھوڑی آسان ہے جیسا کہ موجودہ روافض ذاکرین کی تحریر وتقریر اس پر شاہد وعادل ہے مگر زمانہ موجودہ کے نواصب کی پہچان ماضی کے نواصب کی طرح آسان نہیں بلکہ تھوڑی مشکل ہے اور یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ جس شئ کی شناخت آسان ہو اس شئ سے بچنا بھی آسان ہوتا ہے لیکن جس شئ کی شناخت مشکل ہو اس سے بچنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

اب راقم الحروف مندرجہ ذیل میں نواصب کے وجود اور موجود ہونے پر

ساتھ نواصب کی شناخت پر اکابرین اہل سنت وجماعت کی کتب سے کچھ عبارات نقل کرتا ہے بغور ملاحظہ فرمائیں اور وہ حضرات اہل سنت اپنے نظریات پر نظر ثانی کریں جو کہتے ہیں کہ نواصب کوئی شئ نہیں، یا کہتے ہیں کہ نواصب کا وجود ہی نہیں۔

ردنواصب پر اکابرین کی عبارات

(۱) امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر فرماتے ہیں:

''انصافاً یوں ہی وہ مناقبِ امیر معاویہ وعمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ صرف نواصب کی روایت سے آئیں کہ جس طرح روافض نے فضائل امیر المؤمنین واہل بیت طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں قریب تین لاکھ حدیثوں کے وضع کیں" کمانص علیہ الحافظ ابویعلی والحافظ الخلیلی فی الارشاد" (جیسا کہ اس پر حافظ ابویعلی اور حافظ خلیلی نے ارشاد میں تصریح کی ہے۔ت) یونہی نواصب نے مناقب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حدیثیں گھڑیں کماارشد الیہ الامام الذاب عن السنۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ (جیسا کہ اس کی طرف امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی جو سنّت کا دفاع کرنے والے ہیں۔ت)

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۵ ص ۴۶۱)

اعلی حضرت علیہ الرحمہ کی اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ روافض کی

طرح دنیا میں نواصب کا بھی وجود ہوا اور جس طرح روافض نے شان اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں احادیث وضع کی اسی طرح نواصب نے بھی شان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وشان وعمرو بن العاص رضی اللہ عنہ میں احادیث وضع کی۔

(۲) اسی طرح اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی مندرجہ ذیل عبارت جس کا پس منظر یہ تھا کہ (اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ سے حامد علی خان بن الطاف علی نے ۶ جمادی الآخر ۱۳۲۹ھ کو تین سوال کئے ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ:

(ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت میں شراب پی اور حالت نشہ میں نماز میں سورۃ غلط پڑھی؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

''امیر المؤمنین سیدنا مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی نسبت امر مذکور کا بیان کرنے والا اگر اس سے شان اقدس مرتضوی پر طعن چاہتا ہے تو خارجی ناصبی مردود جہنّمی ہے ورنہ بلاضرورت شرعیہ عوام کو پریشان کرنے والا سفیہ، احمق، بدعقل، بےادب ہے''

(فتاوی رضویہ مترجم جلد ۲۵ ص ۲۰۴)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اس عبارت سے بھی واضح ہے کہ نواصب کا وجود ہے اور نواصب اس قسم کی روایت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کے لئے نمک مرچ لگا کر بیان کرتے ہیں۔

(۳) اسی طرح اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی مندرجہ ذیل عبارت جس کا پس منظر یہ تھا کہ اعلی حضرت علیہ الرحمہ سے (بنارس چھاؤنی محلہ ڈیٹھوری محل تھانہ

سکرور سے مولوی عبدالوہاب نے بروز چہارشنبہ ۲۱ صفر ۱۳۳۴ھ کو ایک سوال کیا کہ:

''یزید کی نسبت لفظ یزید پلید کا لکھنا یا کہنا از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ یزید کی نسبت رحمۃ اللہ علیہ کہنا درست ہے یا نہیں؟ فقط''

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

''یزید بیشک پلید تھا اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے اور اسے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ کہے گا مگر ناصبی کہ اہل بیت رسالت کا دشمن ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ''

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ١٤ ص ٦٠٦)

اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ نواصب کا وجود ہے اور اس عبارت پر غور فرمائیں تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے نواصب کی شناخت بھی فرمادی! یعنی جو یزید پلید کی طرف داری کر رہے ہیں، جو یزید پلید کی وکالت کر رہے ہیں، جو یزید پلید کو جنتی بتارہے ہیں، جو یزید پلید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھ رہے ہیں، وہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بقول ناصبی ہیں، اور یزید کو پلید کہنے پر جن کو تکلیف ہو رہی ہے وہ بھی ناصبی ہیں۔

اب ذرا بتائیں! کیا اب بھی آپ کہیں گے کہ نواصب کا وجود نہیں؟ کیا اب بھی آپ یہی نظریہ رکھیں گے کہ نواصب کوئی شئ نہیں؟ کیا اب بھی آپ فی زمانہ نواصب کے موجود ہونے کا انکار کریں گے؟ اگر ہاں تو بتائیں! ان شاء اللہ تعالیٰ، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اس عبارت کی روشنی میں راقم آپ کو ایک نہیں بلکہ انیک ناصبی چلتا، پھرتا، لکھتا، بولتا، دیکھانے کو تیار ہے۔

(٤) اسی طرح ایک اور عبارت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ملاحظہ کریں جس

کا پس منظر یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے پاس (شہر کانپور توپ خانہ بازار قدیم مسجد صوبیدار سے ٦ ربیع الاول ١٣٣٨ھ کو ایک سوال آیا سوال ملاحظہ کریں:

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مجموعہ خطب علمی کا پڑھنا نماز جمعہ وعیدین میں جائز ہے یا نہیں؟ چونکہ اس خطبہ میں کچھ اشعار اردو کے بھی شامل ہیں اسی وجہ سے تمام ہندوستان کے لوگ جن کی زبان اردو ہے اس کو بہت شوق سے سنتے ہیں اور اکثر بزرگ اس خطبہ کو بکثرت نماز جمعہ وعیدین میں پڑھا کرتے ہیں سید محبوب علی شاہ صاحب سکندریہ حیدرآباد دکھن جو مرید بھی کرتے ہیں اور وعظ بھی فرماتے ہیں انھوں نے بمبئ محلہ کماٹی پورہ گلی نمبر ٥ میں بآواز بلند بعد نماز جمعہ یہ فرمایا کہ مجموعہ خطب علمی کا پڑھنا اور سننا نماز جمعہ وعیدین میں ناجائز ہے اس سے نماز نہیں ہوتی ہے کیونکہ علمی کا مذہب رافضی تھا، لہذا بکمال ادب مستدعی ہوں کہ اس مسئلہ میں شرعا کیا حکم ہے، آیا مجموعہ خطب علمی کا پڑھنا اور سننا نماز جمعہ وعیدین میں ناجائز ہے یا نہیں، اور علمی کا مذہب کیا تھا؟ علمی نے خطبہ میں صحابہ کرام کی تعریف اور مدح بھی کی ہے مع حوالہ کتاب مطلع فرمائے، کہ نماز جمعہ وعیدین مجموعہ خطب مذکور بالا پڑھنے سے جائز ہوگی یا نہیں؟ اور درحقیقت اگر علمی کا مذہب اہلسنت والجماعت تھا تو جو شخص علمی کو رافضی کہے اس کے حق میں کیا حکم ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں، اور اس کا مرید ہونا کیسا ہے؟ بینوا تو جروا''

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ:

''مولٰنا محمد حسن علمی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سُنّی صحیح العقیدہ اور واعظ وناصح اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مداح اور میرے حضرت جد امجد قدس سرہ العزیز کے شاگرد تھے انھیں رافضی نہ کہے گا مگر کوئی ناصبی یا خارجی، دکھنی صاحب نے اگر کسی کی سُنی سنائی بے تحقیق کہہ دی تو یہ آیۃ کریمہ:

فَتَبَيَّنُوٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ

تحقیق کرلو کہیں جہالت کی وجہ سے کسی قوم پر حملہ آور نہ ہو جاؤ تو پھر تم اپنے کئے پر نادم ہو جاؤ۔(ت) کا خلاف کیا۔

(پھر جواب کے آخر میں اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

''اور بفرضِ غلط اگر معاذ اللہ کوئی بد مذہب ہی خطبہ تصنیف کرے اور وہ صحیح ہو اس میں کوئی بد مذہبی نہ ہو تو اس کے پڑھنے سے نماز کیوں ناجائز ہونے لگی۔ یہ دل سے مسئلہ گھڑنا اور شریعتِ مطہرہ پر افتراء کرنا ہے، ہاں اردو زبان خطبہ میں ملانا نہ چاہئے کہ خلاف سنت متوارثہ ہے یہ دوسری بات ہے اسے عدمِ جوازِ نماز سے کیا علاقہ، شخص مذکور اگر اپنی ان حرکات پر مصر رہے اور تائب نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز نہ چاہئے نہ اس کے ہاتھ پر بیعت، ویتوب اللہ علی من تاب (اللہ تعالیٰ ہر توبہ قبول کرنے والے پر کرم فرماتا ہے، ت) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۸ ص ۴۵۱ تا ۴۵۳)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اس عبارت سے بھی واضح ہے کہ نواصب کا وجود ہے اور اس عبارت سے تو یہ بھی واضح ہے کہ کسی سنی کو رافضی کہنا ناصبیت کی علامت ہے (یعنی جس طرح سنی کو ناصبی کہنا روافض کی علامت ہے اسی طرح سنی

کو رافضی کہنا نواصب کی علامت ہے) ذرا غور تو کریں! جب سوال ہوا کہ خطب علمی کے مصنف علیہ الرحمہ کو رافضی کہا گیا تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے یہ نہیں فرمایا کہ: کہنے والا ہوسکتا وہابی ہوگا، دیوبندی ہوگا، یا گمراہ ہوگا، بلکہ صاف حصر کے ساتھ فرماتے ہیں ان کو رافضی نہیں کہے گا مگر ناصبی، مطلب صاف ہے کہ سنی کو رافضی کہنے والا ناصبی ہی ہوتا ہے۔

(۵) اب ذرا آئیں حضرت علامہ شیخ علی حسین چریا کوٹی علیہ الرحمہ متوفی ۱۲۹۲ھ کی عبارات بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ آپ علیہ الرحمہ نے نواصب و روافض کی عادت خاصہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''خوارج نواصب نے حضرت علی و اہل بیت کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) پر طرح طرح کی افترا پردازیاں کیں اور روافض ازواج مطہرات اور صحابہ کرام خصوصاً خلفائے ثلاثہ (حضرت ابو بکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی) رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر لعنت کرنا ثوات سمجھتے ہیں۔

(دم چار یار۔ موسوم باسم جدید شیعت کا پوسٹ مارٹم ص ۳ مصنف علامہ شیخ علی حسین چریا کوٹی متوفی ۱۲۹۲ھ ترتیب وتقدیم مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹی ناشر نعمانی بک ڈپو)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

''شیعہ اور خوارج دو متضاد فرقے ہیں۔ شیعہ صحابہ کرام اور ازواج مطہرات پر لعن وتبرا کرتے ہیں اور بظاہر حضرت علی و اہل بیت کی محبت میں نغمہ سرائی کرتے ہیں۔ نواصب (خارجی) ہیں کہ حضرت علی اور اہل بیت پر لعن طعن وتبرا کرتے ہیں اور بظاہر صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کے مدح سرا بنتے ہیں''

(مصدر سابق ص ۴۱)

تیسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خوارج ونواصب۔اہل بیت رسول پر لعن وتبرا کرنا باعث فلاح سمجھتے ہیں۔اورروافض ازواج مطہرات وصحابہ کرام پر لعنت کرنا اور ان کو برا بھلا کہنا ذریعہ نجات جانتے ہیں''

(مصدر سابق ص۵۰)

ان عبارات سے روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہے کہ روافض کی طرح نواصب کا بھی وجود ہے اور جس طرح روافض اہل بیت کرام کو چھوڑ کر دیگر صحابہ کرام پر تبرا کرتے ہیں ویسے ہی نواصب دیگر صحابہ کرام کو چھوڑ کر خصوصاً اہل بیت کرام پر تبرا کرتے ہیں اب بتائیں! کیا ان اکابرین کی عبارات ہوائی ہے؟ کیا اب بھی آپ کہیں گے کہ نواصب کوئی شئی نہیں،نواصب کا وجود نہیں،اگر نواصب کوئی شئی نہیں تو ہمارے اکابرین کو نواصب کی علامات کا علم کیسے ہوا؟

(۶)اسی طرح ماضی قریب کی ایک عظیم ہستی مفسر قرآن شارح بخاری و مسلم علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۲۳ کی تفسیر کرتے ہوئے ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام دونوں کی تعظیم وتکریم کی جائے، دونوں سے محبت رکھی جائے اور دونوں سے وابستہ رہا جائے اور یہ صرف اہل سنت و جماعت کی خصوصیت ہے کہ وہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام دونوں سے عقیدت رکھتے ہیں، اس کے برخلاف شیعہ اور رافضی اہل بیت سے تو محبت رکھتے ہیں لیکن صحابہ پر تبرا کرتے ہیں اور ان سے بغض رکھتے ہیں اور ناصبی صحابہ کرام کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں اور اہل بیت کی مذمت کرتے ہیں اور خارجی صحابہ اور اہل بیت دونوں کی مذمت کرتے ہیں''

(تبیان القرآن سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۲۳)

علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ کی عبارت سے بھی واضح ہے کہ روافض کی طرح نواصب کا وجود ہے، اور اہل بیت عظام کے دشمنوں کو ناصبی کہتے۔

کیاناصبیت کا دخول سنیت میں ممکن ہے؟

(۷) اب ذرا دیکھتے ہیں کہ کیا ناصبیت کا دخول سنیت میں ممکن ہے؟ تو بالکل سنیت میں دخول ناصبیت کا امکان ہے اس سے کوئی بھی اہل علم انکار نہیں کرسکتا ہاں کچھ حضرات ضرور یہ کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ سنیت میں ناصبیت کا دخول ناممکن ہے جبکہ یہی حضرات دوسری طرف اس بات کے اقراری ہے کہ سنیت میں رافضیت کا دخول ممکن ہے اور سنیت کے بعض افراد میں رافضیت کا دخول ہو بھی گیا ہے تو ہم ایسے لوگوں سے کہتے ہیں کہ:

حضرت جی! جس طرح سنیت میں رافضیت کا دخول ممکن ہے ویسے ہی ناصبیت کا دخول بھی ممکن ہے اور جس طرح سنیت کے بعض افراد میں رافضیت کے اثرات پائے جاتے ہیں ویسے ہی سنیت کے بعض افراد ناصبیت کے بھی شکار ہوسکتے ہیں اور تلاش کی جائے تو شاید مل بھی جائے لیکن ہوسکتا ہے کوئی اب بھی کہے کہ نہیں! سنیت میں ناصبیت کے اثرات مرتب نہیں ہوسکتے ہیں، یہ محال ہے، تو چلیں دلیل کی دنیا میں چلتے ہیں تو لیجیے حضور والا! سنیت میں ناصبیت کا دخول ممکن ہی نہیں بلکہ ماضی میں سنیت کے بعض افراد کے اندر ناصبیت کے اثرات مرتب بھی ہو چکے تھے چنانچہ علامہ ومولانا محمد صدر الوریٰ مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور ہند اپنی کتاب اصول جرح وتعدیل کے ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''فضائل اہل بیت اطہار (رضی اللہ علیہم اجمعین) کے نام پر جس

طرح روافض نے کثرت کے ساتھ حدیثیں گڑھی (وضع کی) اس طرح روافض کے ساتھ مقابلہ آرائی کیلئے کچھ سنیوں نے بھی فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے کثرت کے ساتھ حدیثیں گڑھی (وضع کی) اور یہی تک بس نہیں بلکہ روافض سے مقابلہ آرائی میں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے فضائل کے نام سے بھی کثرت سے حدیثیں گڑھی گئی

(مقدمہ لسان المیز ان صفحہ ۲۰۔بحوالہ، اصول جرح وتعدیل: صفحہ 17+18: مصنف علامہ ومولانا محمد صدر الورٰی مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارپور ہند)

الحمد للہ راقم الحروف نے دلائل کی روشنی میں ثابت کردیا کہ رافضیت کی طرح ناصبیت کا وجود ہے اور دونوں فرقے ماضی میں بھی تھے اب بھی دونوں فرقے موجود ہیں ہاں فرق اتنا ہے کہ رافضیت اب بھی ایک جماعت کی شکل میں موجود ہے لیکن ناصبیت بڑی جماعت کی شکل میں موجود نہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم اہل سنت و جماعت کو ناصبیت و رافضیت کے فتنہ سے محفوظ رکھے (آمین)

دعا کا طالب
شبیر احمد راج محلی
فون نمبر 7738778027

نوٹ

اگر لکھنے میں یا ٹائپنگ میں کہیں غلطی نظر آئے تو مطلع فرمائیں نوازش ہوگی